REGD. No. L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۵۵/۲۰ | ۱۴ اخاء ۱۳۴۵ ہش ۱۴ اکتوبر ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۳۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۳ اکتوبر بوقت سوا آٹھ بجے صبح بذریعہ فون

حضور اقدس کی طبیعت کل دن بھر نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ؂

بھارت کا شہر لکھنؤ بری طرح سیلاب کی لپیٹ میں آگیا

شہر کو فوج کے سپرد کر دیا گیا۔ دریائے گومتی کی سطح انتہائی بلند ہوگئی

لکھنؤ ۱۳ اکتوبر۔ دریائے گومتی میں سیلاب آنے کی وجہ سے لکھنؤ شہر بری طرح پانی کی لپیٹ میں آگیا ہے۔ اس وقت تک اس کا تین چوتھائی حصہ زیر آب ہے۔ اور شہر کی حفاظت کرنے والے بندوں میں متعدد شگاف ہو گئے ہیں۔ ٹیلیفون کا نظام درہم برہم ہوگیا۔ ہزاروں شہری گھرے پانی میں سے گزر کر محفوظ مقامات تک پہنچنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ پرسوں رات دریائے گومتی کی سطح ۳۷۱.۰۲ فٹ بلند تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس سے پیشتر کبھی بھی دریا کی سطح اتنی بلند نہیں ہوئی۔ شہر کی اکثر گلیوں میں ۳ سے چھ فٹ تک پانی کھڑا ہے۔ مکانات منہدم ہو رہے ہیں۔ اور لوگ سراسیمگی کی حالت میں ادھر ادھر بھاگ رہے ہیں۔ تازہ اطلاعات کے مطابق شہر کو فوج کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ اور فوج نے مستعدی کے ساتھ لوگوں کی جان بچانے کا کام شروع کر دیا ہے ؂

صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کی علالت

(لاہور ۱۲ اکتوبر ۹ بجے شب بذریعہ فون)

محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کی بیماری میں پہلے کی نسبت کچھ افاقہ ہے۔ مگر دوروں کی شدت میں کمی نہیں آئی۔

احباب صاحبزادی صاحبہ موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ؂

فائرنگ کے بعد اکالی تحریک نے زیادہ سنگین صورت اختیار کرلی

مشرقی پنجاب ہائی کورٹ کے جج فائرنگ کی تحقیقات پر مامور کر دیا گیا

چندی گڑھ ۱۳ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ بھٹنڈہ جیل میں اکالی قیدیوں پر پولیس کی فائرنگ کے بعد مشرقی پنجاب میں اکالی ایجی ٹیشن نے زیادہ سنگین صورت اختیار کرلی ہے۔ کل ہسپتال میں ایک اور زخمی کی موت کے بعد فائرنگ میں ہلاک ہونے والوں کی سرکاری تعداد ۳ تک پہنچ گئی۔ ایک سرکاری اطلاع میں فائرنگ سے زخمی ہونے والوں کی تعداد ۵۵ بتائی گئی ہے جیل کے ایک افسر نے انکشاف کیا کہ جیل کے ۲۰ سپاہی اور ایک افسر جن میں ایک ڈی ایس پی اور ایک انسپکٹر بھی شامل ہیں شدید زخمی ہوئے ہیں۔

لدھیانہ کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ وہاں پولیس نے چھاپہ مار کر ۶۰ اکالیوں کو گرفتار کر لیا۔ لدھیانہ کے ایک گوردوارہ میں سکھوں کا ایک دیوان منعقد ہوا جس میں مقررین نے بھٹنڈہ جیل میں پولیس کی فائرنگ کی شدید مذمت کی۔ ضلع امرتسر کے حکام کی طرف سے ہنگامی صورت حال پر قابو پانے کے لئے مزید پولیس متعین کر دی گئی ہے۔ حکومت مشرقی پنجاب نے پنجاب ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ڈی فالث کو فائرنگ کی تحقیقات پر مامور کیا ہے۔ جو دو ماہ میں تحقیقات مکمل کریں گے ؂

کاسترو حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش

ہوانا ۱۳ اکتوبر۔ کاسترو حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کے سلسلہ میں ایک سو چالیس ملزموں کے خلاف مقدمہ کی سماعت شروع ہوگئی۔ استغاثہ کی طرف سے ان میں سے چار کے لئے سزائے موت اور باقی ماندہ کے لئے لمبے عرصہ کی قید کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

چٹاگانگ میں شدید طوفان

چٹاگانگ ۱۳ اکتوبر۔ ضلع چٹاگانگ کے ساحلی علاقوں میں پیر کی رات سخت طوفان آیا جس کی وجہ سے مکانات اور دوسری جائدادوں کو نہایت سخت نقصان پہنچا۔ اس طوفان میں جو اشخاص ہلاک ہوئے ان کی تعداد دس کے قریب ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ چٹاگانگ متاثرہ ساحلی علاقوں کا طوفانی دورہ کرنے کے بعد واپس آگئے ہیں۔ آپ نے کہا سارے ساحلی علاقوں بالخصوص میر سرائے سیتا کنڈ اور سنڈیپ کے علاقوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ آپ نے کہا نقصان کا صحیح اندازہ نہیں لگ سکا۔ لیکن خیال ہے کہ لاکھوں روپے کا نقصان ہوا ہے ؂

ستر لاکھ روپے کے انعامی بانڈ بک چکے ہیں

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ اطلاع ملی ہے کہ ۷ اکتوبر تک ستر لاکھ بائیس ہزار روپے کے قومی انعامی بانڈ فروخت کئے جا چکے ہیں۔ کراچی میں ۴۲ لاکھ چھیانوے ہزار ڈھاکہ میں ۱۴ لاکھ ۳۰ ہزار روپے اور لاہور میں بارہ لاکھ ۹۵ ہزار روپے کے انعامی بانڈ فروخت ہوئے ؂

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۰ء

بیت العنکبوت

جماعت احمدیہ کی صداقت کا ایک بڑا ثبوت یہ بھی ہے کہ جماعت کے معترضین حوالوں کو توڑ مروڑ اور کتر و بیونت کرکے اس کو ملزم گردانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ اس امر کی دلیل ہے کہ وہ جماعت احمدیہ پر کوئی ایسا اعتراض نہیں کر سکتے جو صحیح ہو بلکہ جماعت پر حملہ کرنے کے لئے انہیں جھوٹ بنانا پڑتا ہے اور اپنے جھوٹ کے ثبوت کے لئے احمدیہ لٹریچر سے کتر و بیونت کرکے حوالے دینے پڑتے ہیں جو تحقیق پر فوراً ظاہر ہو جاتے ہیں چنانچہ اس کی ایک تازہ مثال پیش کی جاتی ہے۔ معاصر ہفت روزہ "ایشیا" لاہور نے اپنی اشاعت ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۰ء میں صفحہ ۱ پر "گفت و شنید" کے زیر عنوان "قادیانی جماعت اور سیاست" کی بغلی سرخی کے تحت ایک تحریر شائع کی ہے۔ جس میں الفضل کا ایک اقتباس دے کر جماعت احمدیہ کے خلاف الزام تراشی کی گئی ہے۔ یہ تحریر بعینہ بیان نقل کی جاتی ہے تاکہ قارئین کرام "ایشیا" کے مدیر کی دیانتداری کا اندازہ لگا سکیں ہم اس کے بعد الفضل کی مکمل اصل عبارت نقل کر رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوگا کہ کس بددیانتی سے کانٹ چھانٹ کرکے دنیا کو دھوکا دینے کی کوشش کی گئی ہے اور تحریر کے یہ الفاظ کہ "منافق دنیا کے انسانوں کو دھوکا یا لالچ دے سکتے ہیں۔" اس طرح بھی ہو سکتے ہیں کہ :-

"بددیانت لوگوں کا فریب دنیا کے سامنے کبھی ہمیشہ تک نہیں چل سکتا اور ان کی تدابیر بیت عنکبوت سے بھی زیادہ خام ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا میں بھی عبرتناک سزا دیتا ہے۔"

ایشیا میں جو تحریر شائع ہوئی ہے بعینہ حسب ذیل ہے :-

"الفضل مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۶۰ء کے اداریہ میں مدیر الفضل نے سیاست کے بارے میں بہت کچھ تحریر کرنے کے بعد یوں فرمایا ہے :-

"جماعت احمدیہ چونکہ سیاست سے الگ رہتی ہے اس لئے اُس کے دماغ میں کوئی حکومتی نظام کسی قسم کی الجھن نہیں پیدا کرتا۔"

مدیر الفضل کی یہ تحریر کتنی مضحکہ خیز معلوم ہوتی ہے جب انہی کے خلیفہ صاحب کا یہ قول سامنے آجاتا ہے۔ خلیفہ صاحب فرماتے ہیں :-

"پس جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم میں سیاست نہیں وہ نادان ہیں۔ وہ سیاست کو سمجھتے ہی نہیں۔ جو شخص یہ نہیں مانتا کہ خلیفہ کی بھی سیاست ہوتی ہے وہ خلیفہ کی بیعت ہی کیا کرتا ہے۔ اس کی کوئی بیعت نہیں اور اصل بات تو یہ ہے کہ ہماری سیاست گورنمنٹ کی سیاست سے بھی زیادہ ہے پس اس سیاست کے مسئلہ کو اگر میں نے بار بار بیان نہیں کیا تو اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ میں نے اس سے جان بوجھ کر اجتناب کیا ہے۔ آپ لوگوں کو یہ بات خوب سمجھ لینی چاہیئے کہ خلافت کے ساتھ ساتھ سیاست بھی ہے اور جو شخص یہ نہیں مانتا وہ جھوٹی بیعت کرتا ہے۔"

(الفضل ۳ اگست ۱۹۲۷ء)

اس قول کے علاوہ خلیفہ صاحب کے اور بھی کئی اقوال ہیں۔ تاہم اسی پر اکتفا کرتا ہوں اور مدیر الفضل کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش کرتا ہوں کہ وہ ناحق گورنمنٹ کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے اب اداریہ پر اداریہ لکھتے چلے جا رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا سیاست کے ساتھ تعلق نہیں۔ حالانکہ ایسا کہنے والے کے بارے میں اُنہی کے خلیفہ کا قول یہ ہے کہ وہ نادان ہے وہ سیاست کو سمجھتا ہی نہیں اور تو اور اس کی کوئی بیعت نہیں، بلکہ اس کی بیعت بھی جھوٹی ہے۔ اب خلیفہ صاحب کے فتوے کے بعد مدیر الفضل کی بات کی کوئی وقعت نہیں رہ جاتی۔ ہاں اس اداریہ سے یہ تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ مدیر صاحب کو یہ خوف دامنگیر ہے کہ کہیں جماعت احمدیہ کو بھی سیاسی قرار نہ دے دیا جائے مگر منافق دنیا کے انسانوں کو دھوکا یا لالچ دے سکتے ہیں، خدا تعالیٰ کی نظر سے ان کے فعل پوشیدہ نہیں اور وہ وقت دور نہیں بلکہ دروازے پہ ہے جب خدا تعالیٰ اس جماعت کو دھوکہ دہی کی عبرتناک سزا دے گا۔"

(ایشیا لاہور ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۰ء)

اب ذیل میں ۳ اگست ۱۹۲۷ء کے الفضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطاب میں سے اصل متعلقہ عبارت نقل کی جاتی ہے جس سے کانٹ چھانٹ کرکے اوپر کی تحریر میں حوالہ گھڑا گیا ہے۔

"پھر بعض نادان ایسے ہیں جو کہتے ہیں۔ کہ ہمارے اندر سیاست تو ہے نہیں۔ پھر ہم کیوں کسی کو مانیں۔ لیکن یہ بھی غلط بات ہے۔ ہمارے اندر سیاست ہے جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس حکومت نہیں۔ تو اس کا یہ مطلب ہے کہ ہم ان امور میں جن کو گورنمنٹ نے اپنے لئے مخصوص کر لیا ہے کچھ نہیں کر سکتے۔ اور ان کے لئے اس کے پاس جانے کے لئے مجبور ہیں۔ پس جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم میں سیاست نہیں وہ نادان ہیں وہ سیاست کو سمجھتے ہی نہیں۔ سیاست کے یہی معنے ہیں۔ کہ کسی کو کسی اصول پر چلایا جائے۔ اور وہ تمام امور جنہیں دنیاوی گورنمنٹ دخل نہیں رکھتی۔ خلیفہ کے ہاتھ میں ہیں۔ اور خلیفہ جماعت کو ان پر چلاتا ہے۔ بعض ان تمام امور کو مستثنےٰ کرکے جن کو گورنمنٹ اپنے لئے مخصوص کر لیتی ہے باقی ساری خلیفہ کی سیاست ہوتی ہے مثلاً گورنمنٹ کہتی ہے۔ چوری نہ کرو۔ قتل نہ کرو۔ لیکن اگر کوئی کرے تو کہتی ہے اسے ہمارے پاس لاؤ۔ اس سے وہ اپنے قانون کے مطابق سلوک کرتی ہے اور لوگ مجبور ہیں کہ اس قسم کے معاملات میں اس کے پاس جائیں لیکن وہ امور جن میں گورنمنٹ نے آزادی دی ہے کہ اپنے طور پر طے کریں۔ وہ خلیفہ کی سیاست کے ماتحت ہیں۔ جو شخص یہ نہیں مانتا کہ خلیفہ کی بھی سیاست ہے وہ خلیفہ کی بیعت ہی کیا کرتا ہے۔ اس کی کوئی بیعت نہیں اور اصل بات یہ ہے کہ ہماری سیاست گورنمنٹ کی سیاست سے بھی زیادہ ہے۔ خلیفہ کے لئے سیاست وہی عقیدہ ہے جس کے لئے گیارہ سال سے میں غیر مبائعین سے جھگڑ رہا ہوں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم میں سیاست نہیں۔ اور جب سیاست نہیں تو خلیفہ بھی نہیں۔ کیونکہ خلیفہ بغیر سیاست کے نہیں ہو سکتا۔ مگر میں کہتا ہوں کہ ہم میں سیاست ہے۔ در اصل سیاست دو قسم کی ہوتی ہے ایک سیاست تلوار والی اور دوسری محبت والی خلیفہ کے پاس محبت والی سیاست ہوتی ہے وہ حکم دیتا ہے مانو پس مان لیا جاتا ہے لیکن گورنمنٹ کہتی ہے مانو نہیں تو سر اڑا دیا جائے گا۔ ان دونوں سیاستوں میں کتنا عظیم الشان فرق ہے خلیفہ کو صرف زبان سے کہنا پڑتا ہے اور لوگ مان لیتے ہیں مگر گورنمنٹ کو تلوار کی دھمکی دینی پڑتی ہے۔ اور لوگ پھر بھی انکار کر جاتے ہیں تو خلیفہ کی سیاست گورنمنٹ کی سیاست سے بھی زیادہ ہے۔ چنانچہ گورنمنٹ بھی یہ مانتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے الیکشن کے قانون میں یہ رکھا ہے کہ وہ شخص جو روحانی پیشوا ہو اور جس کے حکم کے متعلق اس کے ماتحت سمجھتے ہوں کہ اگر نہ مانیں گے تو دین و دنیا میں نقصان ہوگا۔ اور جہنم میں جائیں گے۔ وہ الیکشن کے موقع پر اپنے مریدوں کو حکم نہ دے کہ فلاں کو ووٹ دو ہاں مشورہ دے سکتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ تو بار بار فرمایا کرتے تھے بلکہ اکثر اس کے متعلق ڈانٹا بھی کرتے تھے۔ میں نے ڈانٹنا تو الگ رہا۔ کبھی اس بات کو دہرایا تک نہیں مگر میرے ایسا کرنے کے یہ معنے نہیں کہ یہ مضمون ہی باطل ہو گیا مضمون بالکل ویسا ہی ہے اور درست ہے۔ لیکن یہ میرا طریق نہیں کہ اس قسم کی باتوں کو جو میرے متعلق ہوں بیان کروں۔ جہاں تک کسی معاملے کا میری ذات سے تعلق ہوتا ہے۔ میں اس سے اجتناب کرتا ہوں۔ چنانچہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میری خلافت کے زمانہ میں جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ سے دگنا ہے۔ یہ مضمون اتنا نہیں دہرایا گیا۔ جتنا حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اور اگر غور کیا جائے۔ تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ تعالیٰ کے زمانہ میں یہ مضمون دس گنا زیادہ نکل آئے گا اس کی وجہ یہی ہے کہ میں نے اس کے بیان کرنے سے اجتناب کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بیان کرنے کی طاقت دی ہے اور اس نے یہ طاقت بھی بخشی ہے کہ میں اس سے اپنے دشمن پر غالب بھی آجاتا ہوں۔ مگر پھر جو میں نے اس امر کو بیان نہیں کیا تو اس کا یہی مطلب ہے کہ میں ان امور کے بیان کرنے سے اجتناب کرتا ہوں۔ جن کا تعلق میری ذات سے متعلق ہوتا ہے۔ پس اس سیاست کے مسئلے کو اگر میں نے بار بار بیان نہیں کیا تو اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ میں نے اس سے جان بوجھ کر اجتناب کیا۔ آپ لوگوں کو یہ بات خوب سمجھ لینی چاہیئے۔ کہ خلافت کے ساتھ ساتھ سیاست بھی ہے۔ اور جو شخص یہ نہیں مانتا۔ وہ جھوٹی بیعت کرتا ہے جو سمجھنے والے ہیں وہ تو سمجھ لیں گے لیکن جو نہیں سمجھتے میں ان سے کہتا ہوں کہ کان کھول کر سن لیں کہ ان تمام امور میں کہ جن میں گورنمنٹ اپنے پاس آنے کے لئے مجبور نہیں

(باقی صفحہ ۸ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۳ جون ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے ۔

موجودہ زمانہ میں مسلمان قومی لحاظ سے کس طرح ترقی کر سکتے ہیں

ایک دوست نے سوال کیا کہ اگر کسی دوست کا پچاس ہزار روپیہ سرمایہ ہو۔ تو وہ اپنے اعتبار سے پانچ لاکھ سودی روپے لے کر اپنا کاروبار بڑھا سکتا ہے لیکن اسلام تجارت میں سود کو ناجائز قرار دیتا ہے۔ اس صورت میں مسلمان اس زمانہ میں کس طرح قومی طور پر ترقی کر سکتے ہیں۔

حضور نے فرمایا:۔

قومی ترقی کے لئے محض یہی نہیں دیکھا جاتا کہ مالی فائدہ کس طرح حاصل ہوتا ہے۔ بلکہ اس کے کئی اور پہلو بھی ہوتے ہیں۔ جن کو ہم کسی صورت میں نظر انداز نہیں کر سکتے۔ دنیوی قوموں کے مدنظر تو صرف مال جمع کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ ہر طریق سے خواہ جائز ہو یا ناجائز اس مقصد کو حاصل کرنا چاہتی ہیں چنانچہ سود کے علاوہ

بلیک مارکیٹ کے ذریعہ

بھی لوگوں نے لاکھوں روپے کمائے ہیں۔ پھر لاٹری اور جوئے بازی کے ذریعہ بھی یکدم مال مل جاتا ہے۔ کیا ان ذرائع کو بھی اس لئے جائز سمجھا جائے۔ کہ ان کے ذریعہ مال آتا ہے۔ اگر ہم سود کو جائز قرار دیں۔ تو دیگر ذرائع کو ناجائز قرار دینے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی لیکن اسلام ان تمام ذرائع کی ممانعت کرتا ہے۔ کیونکہ اسلام کے نزدیک روپیہ کمانے کے ساتھ

اخلاق کی درستی بھی ضروری ہے

وہ سب سے زیادہ اہمیت اخلاق کو دیتا ہے اور یہ ذرائع اخلاق کو تباہ کرنے والے ہیں۔ اس لئے اسلام نے ان کی اجازت نہیں دی۔ سود میں انسان دوسروں کے روپیہ سے کھیلتا ہے۔ اور بلاوجہ محض اپنے اعتبار کی بناء پر بہت بڑا نفع اٹھا لیتا ہے۔ فرض کرو کسی شخص کے پاس ذاتی روپیہ ۵۰ ہزار ہے۔ وہ اس سے تجارت کرتا ہے۔ اور اسے ۲۵ فیصدی نفع آتا ہے۔ تو اس طرح اسے ۱۲½ ہزار روپیہ آئے گا۔ لیکن اگر وہی شخص اپنے اعتبار کی بناء پر ساڑھے چار لاکھ روپیہ بنک سے لے کر شامل کر لیتا ہے۔ تو اب اسے پانچ لاکھ روپیہ پر ۱¼ لاکھ روپیہ نفع آئیگا جو در اصل اس کے اپنے مال کا منافع نہیں۔ بلکہ دوسروں کے مال کا منافع اس نے حاصل کیا ہوگا۔ اسلام تجارت کی بنیاد اس امر پر رکھتا ہے کہ

روپیہ کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے

وہ مجبور کرتا ہے کہ یا تو صرف اپنے ذاتی سرمایہ سے تجارت کی جائے۔ یا پھر دوسروں کو حصہ دے کر ان کو بھی تجارت میں شریک کیا جائے۔ دونوں صورتوں میں روپیہ پھیلتا چلا جائے گا۔ اور چند ہاتھوں میں محدود نہیں رہے گا لیکن سود کا جو سسٹم ہے۔ اس سے روپیہ چند ہاتھوں میں بند رہتا ہے بہت لوگ جن کے بنکوں سے تعلقات ہوتے ہیں۔ وہ اپنے اعتبار پر بڑی بڑی رقمیں لے لیتے ہیں اور اس طرح ملک کی تمام تجارت چند افراد کے ہاتھوں میں محصور ہو جاتی ہے لیکن اسلام کے پیش کردہ طریق سے اگر ایک شخص ۵۰ ہزار روپیہ ذاتی طور پر لگاتا ہے۔ اور ۴½ لاکھ دوسروں سے لے کر لگاتا ہے۔ تو اسے دوسرے آدمیوں کو بھی نفع میں شامل کرنا ہوگا۔ اس طرح سینکڑوں آدمی اس کے نفع میں شریک ہو جائیں گے اور

دولت تمام قوم میں پھیل جائیگی

اسلامی زمانہ میں اسی طرح تجارت ہوتی تھی۔ تاجر لوگ غرباء مساکین یتیموں اور بیواؤں کے مال لے جاتے تھے۔ اسے تجارت میں لگاتے اور واپس آ کر منافع تقسیم کر دیتے تھے۔ اس طرح سب لوگ فائدہ اٹھاتے تھے۔ یہ نہیں ہوتا تھا۔ کہ سارا ملک تو غریب رہے۔ اور چند افراد دولت مند ہوتے چلے جائیں۔ آج کل ایک طرف تو یہ شور مچایا جاتا ہے کہ چند ہاتھوں میں روپیہ کیوں چلا گیا ہے اور دوسری طرف یہ شور مچایا جاتا ہے۔ کہ ایسے ذرائع کو کیوں جائز قرار نہیں دیا جاتا جن سے روپیہ چند ہاتھوں میں جمع ہو سکے جب سود کے ذریعہ کسی شخص کو بہت بڑا سرمایہ حاصل ہو جائے۔ تو اسے کیا ضرورت ہے کہ دوسروں کا روپیہ تجارت میں لگائے۔ اور انہیں منافع میں سے حصہ دے۔ وہ سود پر روپیہ لے کر کاروبار شروع کر دیتا ہے۔ اور

چھوٹے تاجر اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے

آج کل کچھ لوگ مل کر ایک کمپنی بنا لیتے ہیں۔ اور کسی خاص تجارت پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ جیسے سیمنٹ کی بڑی بھاری تجارت ڈالمیا نے سنبھالی ہوئی ہے۔ اگر کوئی شخص ایسی کمپنیوں کا مقابلہ کرنا چاہے تو وہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جب کوئی شخص کسی چیز کو شروع کرتا ہے۔ تو ابتداء میں اسے بہت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ اور اخراجات بھی زیادہ برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن قائم شدہ کمپنیاں اس کے مقابل پر سستی چیزیں دے دیتی ہیں۔ جس سے اس کی تجارت گر جاتی ہے۔ اسی طرح کمپنیاں آپس میں مل کر سمجھوتہ کر لیتی ہیں۔ اور پھر مختلف ممالک مل کر آپس میں سمجھوتہ کر لیتے ہیں چنانچہ جنگ سے قبل برطانیہ امریکہ اور جرمنی نے کیمیادی اشیاء کے متعلق سمجھوتہ کیا ہوا تھا کہ ان کی تجارت وہ مل کر کریں گے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوسرے تاجر مقابلہ ہی نہیں کر سکتے۔ اور اگر کوئی مقابلہ پر کھڑا ہو تو عارضی طور پر قیمتیں اتنی گرا دی جاتی ہیں کہ وہ فیل ہو جاتا ہے۔ غرض سود کی وجہ سے

چھوٹے تاجروں کے لئے مقابلہ

ناممکن ہو جاتا ہے اگر ذاتی سرمایہ سے کاروبار کیا جائے۔ تو بے شک اس صورت میں بھی مقابلہ ہو گا۔ اور زیادہ سرمایہ والے ترقی کر جائیں گے مگر وہ ترقی محدود ہو گی۔ سود کے ذریعہ تو دوسروں کے مال سے کھیلا جاتا ہے۔ اور انسان چھلانگ لگا کر کہیں سے کہیں نکل جاتا ہے۔ اور پھر وہ بے خوف ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر نقصان ہو گا اور تجارت تباہ ہوگی۔ تو وہ دیوالیہ بن جائے گا۔ اور اس طرح بھی لوگوں کا مال ہی تباہ ہو گا۔ اور پھر اس طرح ناجائز ذرائع سے کمایا ہوا روپیہ ہمیشہ اخلاق کو تباہ کرتا ہے اور بنی نوع انسان میں سے ہمدردی کا مادہ بالکل جاتا رہتا ہے۔ اور

لالچ اور حرص

اس قدر بڑھ جاتی ہے۔ کہ لوگ بھوکوں مر رہے ہوں تو ایسے تاجر یہی چاہتے ہیں کہ ابھی اور مہنگائی ہو جائے۔ اور وہ مال کو دبا کر رکھ لیتے ہیں یا لوگ ننگے پھرتے ہوں تو ایسے تاجروں کی غرض یہی چاہتی ہے کہ ابھی کپڑا اور مہنگا ہو جائے۔ غرض سودی کاروبار کرنے والے لوگوں کے اخلاق بالکل تباہ ہو جاتے ہیں۔

باقی رہا یہ سوال

کہ مسلمان سودی روپیہ سے کاروبار نہ کرنے کی وجہ سے نقصان اٹھا رہے ہیں سو یہ بات بالکل عقل اور مشاہدہ کے خلاف ہے۔ وہ اپنی بے توجہی اور غفلت کی وجہ سے نقصان اٹھا رہے ہیں۔ اگر قومی طور پر مسلمان اسلامی طریق پر عمل کرتے رہتے تو تجارت ان کے ہاتھوں سے نہ نکلتی۔ پہلی صدیوں کے مسلمان سود سے پرہیز کرتے تھے۔ اور صرف اپنے روپیہ سے تجارت شروع کرتے تھے مگر کیا تم کہہ سکتے ہو کہ ان کی تجارتیں تباہ ہو گئیں یا وہ باقی دنیا سے تجارت میں پیچھے تھے

مسلمانوں کی تجارت

دنیا بھر میں پھیلی ہوئی تھی۔ اگر آج بھی مسلمان قومی طور پر تجارت کی طرف توجہ کریں اور اسلام کے قائم کردہ اصولوں پر عمل کرتے ہوئے تجارت کے میدان میں قدم رکھیں۔ تو دوسروں سے بہت آگے نکل جائیں۔

پامسٹری کی حقیقت

ایک دوست نے عرض کیا کہ پامسٹری کی کیا حقیقت ہے۔ اور کیا ہاتھ دیکھ کر زندگی کے کچھ حالات معلوم کئے جا سکتے ہیں۔

حضور نے فرمایا۔ پامسٹری کا سوال نہیں۔ آئندہ کے حالات دریافت کرنے کے لئے لوگوں نے کئی اور طریق بھی رائج کئے ہوئے ہیں۔ شیعوں میں تسبیح کے منکے مارنے کا طریق رائج ہے۔ اور بعض لوگ قرآن کریم کے صفحات یکدم کھول کر دیکھتے ہیں۔ اگر ابتداء میں کوئی بشارت والی آیت ہوئی۔ تو اچھی فال لے لیتے ہیں اور اگر کوئی منذر آیت نکلے تو بری فال لے لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ یہ کام مناسب نہیں۔ پھر بعض لوگ ہندسوں کے اعداد و شمار سے اور بعض ستاروں کی گردش سے آئندہ کے حالات معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یا اگر گھر سے نکلتے پر بلی نظر آئی۔ تو سمجھتے ہیں کہ مقصد میں کامیابی نہیں ہوگی۔ یا گھر سے نکلتے ہر کسی نے پیچھے سے آواز دے دی۔ یا کوئی عورت خالی برتن لیکر ملی۔ تو یہ بد شگون لیتے ہیں اور اگر برتن بھرا ہوا لیکر ملی تو اچھا شگون خیال کرتے ہیں۔ مگر

یہ سب توہمات ہیں

ان میں حقیقت کچھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کے متعلق فرمایا ہے کہ ان کو بھی غیب کا علم نہیں۔ ہاں جتنا ہم بتا دیں اتنا ہی ان کو علم ہوتا ہے۔ اور دنیا کی

دقضاد قدر میں سے ان کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہوتا گویا انہوں نے دنیا میں بڑے بڑے کام کرنے تھے ان کو تو یہ علوم نہ دیئے گئے نہ ہی ان کے اختیار میں کچھ رکھا گیا۔ لیکن ان ہاتھوں کی لکیریں دیکھنے والوں کے اختیار میں خدا تعالیٰ نے سب کچھ دے دیا۔ اس صورت میں چاہیئے تھا کہ یہی لوگ سب سے بڑے رہنما اور رہبر ہوتے۔ لیکن

ان کے جھوٹے ہونے کا یہی ثبوت کافی ہے

کہ دوسروں کو تو قسمتیں بتاتے ہیں لیکن خود بھیک منگے رہتے ہیں۔ اگر ان باتوں میں کچھ حقیقت ہو تو پھر نہ دعاؤں کی ضرورت رہتی ہے اور نہ تعلیم کی اور نہ محنت کی۔ بس ہاتھ کی لکیروں سے ہونے والے واقعات کا پتہ لگا لیا اور آرام سے بیٹھ رہے۔ اس طرح تو دنیا کا سارا کارخانہ ہی باطل ہو جاتا ہے۔ یہ سب ڈھکوسلے اور تک بندیاں ہیں۔ مومن کو ان باتوں سے بچنا چاہیئے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے کی وفات کے موقع پر سورج گرہن لگ گیا۔ تو لوگوں نے مشہور کر دیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے کی وفات پر اظہار افسوس کے طور پر یہ گرہن لگا ہے۔ جب آپؐ کو اس بات کا علم ہوا۔ تو آپؐ نے سختی سے اس کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ لغویات ہے۔ سورج گرہن کا میرے بیٹے کی وفات سے کوئی تعلق نہیں پس

یہ سب لغویات ہیں

ان سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے

رہن میں وقت کی پابندی جائز ہے

ایک دوست نے عرض کیا کہ ایک شخص دو ہزار روپیہ میں ایک مکان رہن لیتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ دو سال تک راہن سے روپیہ واپس نہ لے۔ کیا رہن کرتے وقت اس قسم کی شرط کی جا سکتی ہے؟

فرمایا:۔ فقہا کا تو یہ مذہب ہے کہ وقت کی پابندی جائز نہیں۔ جب بھی راہن روپیہ دے وہ اپنی چیز چھڑا سکتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پابندی کو جائز قرار دیا ہے۔ چنانچہ مرزا نظام الدین صاحب کی دکانیں حضرت ام المومنینؓ نے رہن لیں۔ تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ کیا وقت مقرر کیا جا سکتا ہے۔ تو آپؑ نے اسے جائز قرار دیا۔ پس یہ شرط میرے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ رہن جائز ہو۔ اگر رہن ہی ناجائز ہو تو پھر وقت وغیرہ مقرر کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

غزوۂ احد

ایک دوست نے عرض کیا کہ غزوہ احد میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک درہ کی حفاظت کرنے کیلئے جن آدمیوں کو پہاڑی پر مقرر کیا تھا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے مال غنیمت حاصل کرنے کیلئے وہ جگہ چھوڑی تھی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ماکان لنبی ان یغل ومن یغلل یات بما غل یوم القیامۃ۔ (آل عمران ع ۱۷)۔

فرمایا:۔ اصل بات یہ ہے کہ بے شک مفسرین نے اس کے یہی معنے کئے ہیں کہ ان لوگوں نے خیال کیا تھا کہ ہمیں مال غنیمت میں سے حصہ نہیں ملے گا۔ اس لئے ہمیں تو درہ چھوڑ کر میدان جنگ میں چلے جانا چاہیئے۔ مگر یہ بات بالکل غلط اور خلاف قیاس ہے۔ مال غنیمت میں حصہ لینے کے لئے خود بھی لڑنے کی شرط نہیں۔ عورتیں جو زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں اور ان کو پانی وغیرہ پلاتی تھیں ان کو بھی مال غنیمت میں سے حصہ ملتا تھا۔ حالانکہ وہ میدان جنگ میں لڑتی نہیں تھیں۔ اس کے علاوہ اس مقام پر کھڑے ہونے والے سب کے سب مخلصین تھے۔ ان کے متعلق ایسا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا۔

اصل بات یہ ہے

کہ انہوں نے محض اس خیال سے اس مقام کو چھوڑا کہ لڑائی میں شامل ہونے سے ہمیں زیادہ ثواب ملے گا۔ گو ان کا یہ خیال درست نہ تھا کیونکہ اصل ثواب تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت میں تھا۔ آپ نے جہاں بھی اور جس کام پر بھی ان کو مقرر فرمایا تھا اس پر قائم رہنا باعث ثواب تھا۔ مگر بہر حال انہوں نے ایک اجتہادی غلطی کی۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو منافقین کا علم تھا۔ اور یہ قیاس بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ایسے اہم مقام پر آپؐ نے منافقین کو مقرر کر دیا ہو۔ پس وہ مخلص لوگ تھے اور ایک ادنیٰ مومن کے متعلق بھی گمان نہیں کیا جا سکتا کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ خیال کرے کہ نعوذ باللہ آپؐ ہر اکھٹا مال غنیمت میں سے کھا جائیں گے۔ یہ آیت دراصل منافقین کے متعلق ہے اور انہوں نے ہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس قسم کا الزام لگایا تھا جس کی اللہ تعالیٰ نے تردید کی ہے۔

ڈاڑھی کے متعلق اسلام کا کیا حکم ہے؟

ایک دوست نے عرض کیا کہ ڈاڑھی کے متعلق اسلام کا کیا حکم ہے۔ حضور نے فرمایا:۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ڈاڑھی رکھو۔ پس ہمیں بھی اسی بات پر زور دینا چاہیئے کہ ڈاڑھی ہو۔ اور ایسی ہو کہ دیکھنے والے کہیں کہ یہ ڈاڑھی ہے۔ باقی رہا یہ سوال کہ وہ کتنی ہو اس کے متعلق کوئی پابندی نہیں۔ بعض لوگ تزئین کراتے ہیں بعض نہیں کراتے۔ مگر صحیح طریق یہی ہے کہ ڈاڑھی کی تزئین کی جائے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ثابت ہے کہ آپؐ تزئین کیا کرتے تھے۔ اگر ایک شخص کی ڈاڑھی ایسی ہے جو زیادہ لمبی ہونے کی صورت میں بدزیب معلوم ہوتی ہے۔ مثلاً صرف ٹھوڑی پر ہی بال ہیں۔ تو ایسی صورت میں ترشوا کر چھوٹی کی جا سکتی ہے۔ لیکن بعض لوگ جو زیرو مشین استعمال کرتے ہیں ان کی ڈاڑھی واقعہ میں ڈاڑھی کہلانے کی مستحق نہیں۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے ڈاڑھی رکھنے کی کوشش کی ہے ایسے لوگ مخنث قسم کے ہوتے ہیں۔ یعنی ڈاڑھی رکھنے والوں اور ڈاڑھی منڈانے والوں دونوں میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ باقی چھوٹی یا بڑی ڈاڑھی رکھنا انسان کی اپنی طبیعت اور حالات پر مبنی ہے وہ جیسی چاہے رکھ لے۔

کتاب انڈو آرین (ہر دو جلد) کی ضرورت

کتاب انڈو آرین (ہر دو جلد) مصنف راجیندرا لال متراکی مجھے ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کے پاس یہ کتاب ہو تو وہ قیمتاً۔ بصورت دیگر عاریتاً چند یوم کے لئے عنایت فرمائیں۔ کتاب کے منگوانے اور بھجوانے کا ذمہ خاکسار کا ہوگا۔ یا کسی ایسے کتب فروش کا پتہ دیں جہاں سے یہ کتاب مل سکتی ہو۔ بھارت کے دوست خصوصیت کے ساتھ اس بارہ میں مدد فرمائیں ممنون ہوں گا۔

(عبد الواحد نائب ناظر بیت المال۔ ربوہ)

لجنہ اماء اللہ کا چوتھا سالانہ اجتماع

۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو منعقد ہوگا!

لجنہ اماء اللہ کا چوتھا سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی دفتر لجنہ اماء اللہ میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ منعقد ہوگا۔ یہ اجتماع خالص دینی اور تربیتی اجتماع ہوتا ہے۔ جس میں شریک ہونے والی بہنیں خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے دلوں میں تغیر محسوس کرتی ہیں۔

براہ مہربانی تمام عہدیداران اپنی اپنی لجنہ میں مسلسل تحریک کرتی رہیں کہ وہ اس بابرکت اجتماع میں کثرت سے شریک ہوں۔ نیز شوریٰ میں پیش کرنے والی تجاویز بھی دفتر میں بھجوائیں۔ سالانہ اجتماع کا چندہ بھی از راہ کرم جلد روانہ کر دیا جائے۔ تاکہ اجتماع کی تیاری میں روک پیدا نہ ہو۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین کا سالانہ جلسہ ۱۶، ۱۷ ستمبر ۱۹۶۰ء کو احمدیہ ہاؤس میں منعقد ہوا۔ کل چار اجلاس ہوئے۔ جن میں جماعتہائے احمدیہ کھاریاں۔ کابیلہ۔ ڈنگہ۔ مونگ۔ چک نمبر ۲۰ مراد۔ چک نمبر ۲۶۔ سعد اللہ پور۔ دھرائے۔ بارموسی۔ لالہ موسیٰ چک نمبر ۹ کے اصحاب بھی شامل ہوئے ان احباب کے قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین نے کیا۔ جماعت کے تمام افراد نے نہایت شوق سے اس جلسہ کے تمام اخراجات برداشت کئے۔ اور خدام و اطفال نے اس جلسہ گاہ کے لئے ضروری انتظامات کئے۔ مستورات کے لئے پردہ اور سائبانوں کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا تھا۔

سامعین نے عموماً تقاریر میں بہت دلچسپی لی۔ تقاریر کے موضوع عموماً رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلو تھے۔ رات کے ایک اجلاس میں چوہدری شبیر احمد صاحب نے میجک لینٹرن کے ذریعہ غیر ممالک میں جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں اور بیرونی مشنوں کی تصاویر دکھائیں اس اجلاس میں توقع سے بہت زیادہ حاضری تھی۔

(شیخ منور حسین امیر جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین)

ولادت :۔ برادرم عزیز منیر احمد صاحب خلیل حال ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے ۶ اکتوبر ۱۹۶۰ء بوقت ۳ بجے صبح لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نام زاہد جمیل احمد تجویز کیا گیا ہے مولود مکرم میر حبیب علی احمد صاحب مرحوم انبالوی کا پوتا اور مکرم خان میر خانصاحب افغان (سابق باڈی گارڈ حضرت اقدس ایدہ اللہ) کا نواسہ ہے۔ احباب کرام مولود کی صحت درازی عمر اور خادم دین ہونے کی دعا فرمائیں (سید سجاد احمد محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ)

قرآن مجید کی روحانی تاثیرات

(از مکرم عبدالقیوم صاحب کوئٹہ)

قرآن مجید اور دیگر کتب سماویہ میں مابہ الامتیاز کیا ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس ضمن میں فرماتے ہیں:-

"اللہ جلشانہٗ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ یعنی ہم نے اس کتاب کو اتارا اور ہم ہی اس تنزیل کی حفاظت کریں گے اس میں اس بات کی تصریح ہے کہ یہ کلام ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور اس کی تعلیم کو تازہ رکھنے والے اور اس کا نفع لوگوں کو پہنچانے والے ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے اور اگر یہ سوال ہو کہ قرآن کے وجود کا فائدہ کیا ہے جس فائدہ کے وجود پر اس کی حقیقی حفاظت موقوف ہے تو وہ اس دوسری آیت سے ظاہر ہے۔ ھُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ اس آیت کا ماحصل یہ ہے کہ قرآن کے بڑے فائدے دو ہیں۔ جن کے پہنچانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے تھے ایک حکمت فرقان یعنی معارف و حقائق فرقان۔ دوسری تاثیر قرآن جو موجب تزکیہ نفس ہے"

(شہادت القرآن)

اس جواب سے ظاہر ہے کہ تمام کتب شرائع و نصائح اور کلام مجید میں ایک بین فرق تو یہ ہے کہ اس میں ایسے معارف عالیہ لکھے ہیں جن کے آثار پہلی تعلیموں سے محو ہو گئے تھے اور کسی حکیم و فیلسوف نے ان پر قدم نہیں مارا تھا اور پھر ان معارف کو غیر ضروری اور فضول طور پر نہیں لکھا بلکہ ٹھیک ٹھیک اس وقت اور اس زمانہ میں ان کو بیان فرمایا جس وقت حالت موجودہ زمانہ کی اصلاح کے لئے ان کا بیان کرنا از بس ضروری تھا اور بغیر ان کے بیان کرنے کے زمانہ کی ہلاکت اور تباہی متصور تھی اور پھر وہ معارف عالیہ ناقص اور نا تمام طور پر نہیں لکھے گئے بلکہ کمّاً و کیفاً کامل درجہ پر واقع ہیں اور کسی عاقل کی عقل کوئی ایسی اپنی صداقت پیش نہیں کر سکتی جو ان سے باہر رہ گئی ہو اور کسی باطل پرست کا کوئی ایسا وسوسہ نہیں جس کا ازالہ اس کلام میں موجود نہ ہو۔ ان تمام حقائق و دقائق کے التزام سے کہ جو دوسری طرف ضرورت حقہ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ فصاحت و بلاغت کے اس معیار پر ہیں۔ جن پر عقل انسانی کی رسائی نہیں اور جو بشری طاقتوں سے بالبداہت بہت بلند تر واقع ہیں (براہین احمدیہ حصہ چہارم) لیکن بایں ہمہ اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ باقی کتب الٰہیہ میں بھی ایک حد تک دینی صداقتوں کا بیان آج تک پایا جاتا ہے۔ اس صورت میں ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ قرآن مجید ان کے مقابل پر مکمل و ارفع ہے لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ الٰہیات کے بارہ میں باقی کتب بالکل صفر ہیں یا قرآن مجید کے بعض حصص سے ملتی جلتی تعلیم ان میں موجود نہیں۔ کیونکہ خود قرآن مجید دعویٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تورات اتاری ہم نے انجیل نازل کی اور کہ فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ کہ پہلی کتب کی صحیح اور راست تعلیمات اس کتاب میں شامل ہیں اب سوال یہ ہے کہ کیا محض بلاغت و فصاحت و مکمل و ارفع تعلیم ہی مابہ الامتیاز ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بھی مابہ الامتیاز اور بیّن امتیاز ہے۔ لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ محض وہ خاصیتیں جو اوپر بیان ہوئی ہیں ہمیں خدا تک پہنچانے کے لئے مکتفی نہیں ہو سکتیں اگر ایسا ہوتا۔ تو مسلمان کسی صورت میں نکبت و ادبار و ظلمت کی وادیوں میں نہ گرے ہوتے اسی لئے تاکہ یہ کتاب ہمیشہ کے لئے خود بھی زندہ رہے اور ہر مردہ کو زندگی بخش جام پلاتی رہے قدرت نے اس میں دوسری خاصیت بھی رکھی ہے اور وہ "تاثیر کلام" کی ہے وہ نور ہے وہ حضرت موثرہ ہے جو اس کے مبارک الفاظ میں پنہاں ہے جس سے سخت سے سخت دل قلب بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا بشرطیکہ نیت میں فساد نہ ہو اس میں وہ تریاق ہے جس میں ہر قسم کی آلائشوں اور زہروں کا علاج ہے اس میں قوت و ہمت عطا کرنے کی خاصیت ہے جس سے سالک کے دل کو خوشی و طمانیت اور یقین ملتا ہے اور اس وصف میں کوئی اور کتاب چاہے الہامی ہو یا عین الہامی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"سچ تو یہ ہے کہ کلام الٰہی نے مسلمانوں کو دوسرے معجزات سے بکلی بے نیاز کر دیا ہے وہ نہ صرف اعجاز بلکہ اپنی برکات و تاثیرات کی رو سے اعجاز آفرین بھی ہے"

(سرمہ چشم آریہ)

نیز فرماتے ہیں:-

"اللہ جلشانہٗ کا وہی کلام ہے جو ایسی طاقتیں اور برکتیں اور خاصیتیں اپنے اندر رکھتا ہے سو آؤ جس نے دیکھنا ہو دیکھ لے وہ قرآن شریف ہے۔ جس کی صدہا روحانی خاصیتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ سچے پیرو اس کے ظلی طور پر الہام پاتے ہیں اور تا دم مرگ رحمت اور برکت ان کے شامل ہوتی ہے سو یہ خاکسار اسی آفتاب حقیقت سے فیض یافتہ اور اسی دریائے معرفت سے قطرہ بردار ہے" (تحفہ حق)

اگر ہم غور کریں تو عیاں ہوگا کہ ہر ایک انسان کے لئے لازمی ہے کہ وہ اس نور کو حاصل کرے جس سے اس کے اندر یقین پیدا ہو جس سے اس کے اندرونی ظلمات کے پردے چاک ہو کر انوار الٰہی کی تجلیات جلوہ گر ہوں لیکن محض تعلیم یا اس کا نہایت درجہ پر کامل ہونا ہمارے دل کو جو ہزارہا ظلمتوں اور نفسانی بوجھوں کے نیچے دبا ہوا ہے کامل طور پر پاک نہیں کر سکتا ہمیں اپنے مقصد حقیقی یعنی یار ازل سے وصال کا ذریعہ نہیں بن سکتا۔ کیونکہ وہ محبوب حقیقی اس دنیا سے دل برداشتہ اور نفسانی موت کے جنازہ کے بعد ملتا ہے اور ظاہر ہے کہ نفس کا ہلاک کرنا انسان کے بس میں نہیں ہمارا کانشنس خود گوارا دے سکتا ہے کہ اس عالم ننگ و نمود میں رہتے ہوئے دنیا سے منہ موڑ لینا انتہائی کوشش کے باوجود انسانی اختیار میں نہیں ہے۔ نفس امارہ ہر وقت اس کو برائی کی طرف دعوت دیتا رہتا ہے شیطان لعین ہر اس موقعہ کی تلاش میں رہتا ہے جس سے اس کو جادہ مستقیم سے ہٹایا جا سکے نفسانفسی اور دنیا کی خوبصورتی کے سبب سے ایسا قوی اثر انسانی قلب پر پڑتا رہتا ہے۔ کہ فطرتی نور اور ظاہری کوششیں سب دب کر رہ جاتی ہیں تو کیا محض ایک فصیح و بلیغ عبارت جس میں راہ راست کی تعلیم دی گئی ہو انسان کو ان تمام اثرات و دنیاوی ننگ و نمود اور نفس امارہ کی پُرجوش لہروں سے نجات دلا سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ جب تک ان تعلیمات پر قوت عمل کی توفیق پیدا نہ ہو وہ تعلیمات ہمارے لئے کس فائدہ کا موجب ہو سکتی ہیں۔ بلکہ اس کے لئے ایک آسمانی کشش کی ضرورت ہے۔ جو ان تعلیمات پر عمل کرنے کی صحیح توفیق بخشے۔ یہی وہ کشش ہے جو اس کلام اللہ کا طرۂ امتیاز۔ جو لوگ اس محبت بھرے کلام کو رات کی تنہائیوں میں پڑھنے کے عادی ہیں وہ گواہی دے سکتے ہیں کہ بعض دفعہ آن کی آن میں اس کی عبادتیں ایک زمینی کو آسمانی بنا دیتی ہیں۔ دل پر ایسا قوی اثر ڈالتی ہیں کہ وہ پانی بن کر اس یار ازل کی طرف بہنے لگتا ہے اس کے تکبر و غرور خود روی خود بینی نفس کی بڑائی اور عجب جو کہ تمام برائیوں کا سرچشمہ ہے کا مضبوط قلعہ یکدم مسمار ہونے لگتا ہے اور اس کے سامنے عالم کون و مکان کے خالق و مالک و ذوالجبروت کی ہستی ایک نئے انداز سے جلوہ گر ہوتی ہے تب وہ اپنے آپ کو ہر ایک سے حقیر سمجھتا ہی نہیں بلکہ یقین کرتا ہے اس پر اس میں ایک ایسا ذوق و شوق بھر دیا جاتا ہے جس سے بظاہر مشکل تعلیم پر عمل کرنا اس کے لئے محض سہل ہی نہیں کیا جاتا بلکہ وہ اس پر عمل کئے بغیر اپنے آپ کو ایک جہنم میں پاتا ہے۔ (باقی)

موضع موہلنکی ضلع گوجرانوالہ میں تربیتی جلسہ

موضع موہلنکی میں تربیتی اجلاس بصدارت صاحبزادہ میاں طاہر احمد صاحب منعقد ہوئے۔

اجلاس اول مورخہ ۲۹ر ستمبر بعد نماز مغرب ۸ بجے شام سے ۱۰½ بجے رات تک جاری رہا۔ جس میں صاحبزادہ صاحب نے سیرۃ النبی کے موضوع پر بہت ہی لطیف پیرایہ میں تقریر فرمائی اور بعد دعا اجلاس ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس مورخہ ۳۰ر ستمبر بعد نماز جمعہ قریباً ۱½ بجے سے ۵ بجے شام تک جاری رہا۔ جس میں خاکسار نے سپاسنامہ پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ جناب صاحبزادہ صاحب نے سپاسنامہ کا جواب ارشاد فرمایا ازاں بعد مولوی غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ نے تقریر فرمائی جس کا عنوان اسوۂ حسنہ تھا۔ بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔

تیسرا اجلاس۔ مورخہ ۳۰ر ستمبر بعد نماز عشاء ۸ بجے سے ۱۱½ بجے رات تک جاری رہا۔ اس میں چوہدری محمد اشرف صاحب ممتاز مربی ضلع گوجرانوالہ نے اعتراضات کے جوابات دیئے۔ پھر مولوی محمد حسین صاحب مولوی فاضل نے رحمۃ للعالمین کے موضوع پر تقریر کی۔ آخری تقریر صاحبزادہ میاں طاہر احمد صاحب نے ارشاد فرمائی اور ان کے بعد خاکسار نے آنے والے اصحاب کا شکریہ ادا کیا۔ بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔ ان اجلاسوں میں اٹھارہ تربیتی جماعتوں کے احباب بھی شامل ہوئے۔ جن کے کھانے اور رہائش کا انتظام مقامی جماعت نے کیا۔

خاکسار
محمد خان احمدی عفی عنہ
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ موہلنکی براستہ اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ

نتیجہ امتحان ناصرات الاحمدیہ

سیالکوٹ بڑا گروپ

نصرت بٹ ۳۹/۵۰
پروین اسماعیل ۳۷
صغریٰ اعجاز ۳۲
ثریا بانو ۳۴
امینہ اختر ۲۶
صفیہ بٹ ۱۸
سیدہ زرینہ بخاری ۳۰
امۃ الجمیل ۲۰
طاہرہ کوثر ۱۹
عطیہ ۳۲
زہرہ اختر ۳۴
انیس ۳۵
نزہت نور دین ۱۵
زاہدہ نگہت ۲۰
شمیم مبارک احمد ۳۲
امۃ النعیم ۲۳
عطیہ غلام احمد ۲۰

سیالکوٹ چھوٹا گروپ

طاہرہ تبسم ۱۵/۲۵
صفیہ غلام احمد ۱۹
مبشرہ ۱۷
بدر النساء ۱۳
سیدہ راحیلہ ۱۲
نجمہ اختر ۱۶
آمنہ ۱۱
جمیلہ اختر ۱۷
قمر بٹ ۱۹
بشریٰ اختر ۱۷
امۃ المتین زاہدہ ۱۲
ناصرہ پروین ۱۵
[illegible] سالم ۱۹
شاہدہ نسرین ۲۲ اوّل
ممتاز بیگم ۱۸

منٹگمری

بشریٰ خانم ۲۰/۵۰
امۃ الحلیم ۳۲
قدسیہ نسرین ۲۱
مبارکہ بشریٰ ۲۳

احمد نگر۔ بڑا گروپ

بلقیس بیگم ۱۷/۵۰
سلیمہ بیگم ۲۱
رشیدہ بیگم ۲۰
خورشید بیگم ۱۷

چھوٹا گروپ

امۃ الجمیل ۱۴/۲۵
[illegible] بیگم ۸
شمیم اختر ۱۰

حلیمہ بیگم ۱۴
بشریٰ بیگم ۸
امۃ السلام ۹
فہمیدہ بیگم ۸
طاہرہ بیگم ۸

بلدوملی

بشریٰ جبیں ۱۵/۲۵
امۃ العزیز عابدہ ۸
ثریا خانم ۱۳

سرگودہا بڑا گروپ

سلمیٰ قریشی ۲۸/۵۰
بشریٰ پروین ۲۶
خالدہ پروین ۲۴

چھوٹا گروپ

امۃ الرشید طاہرہ ۱۵/۲۵
شریف النساء ۰
فضیلت النساء ۹
منصورہ خاتون ۱۵
شمیم انور ۱۴
سیدہ مسرت ۹

گوجرانوالہ چھوٹا گروپ

بشریٰ عبد اللطیف ۱۸/۲۵
جمیلہ امۃ ۲۰ سوم

کوٹلی ضلع گجرات بڑا گروپ

صادقہ پروین ۲۱/۵۰
راشدہ نسرین ۲۵

ملتان چھاؤنی

بڑا گروپ

تسنیم شاہدہ ۳۵/۵۰
امۃ السلام ۳۴
نصرت اقبال ۲۵

چھوٹا گروپ

امۃ المومن ملک ۱۴/۲۵

امتحان انصار اللہ سہ ماہی چہارم

سال رواں کے آخری امتحان کا نصاب کتاب "چشمہ مسیحی" ہے۔ قیمت مواذی چھ آنے۔ پرچہ سوالات بتقریب اجتماع انصار اللہ انشاء اللہ زعماء کرام میں تقسیم کر دیا جاوے گا۔ پرچہ جوابات آرام سے احباب کرام اپنے گھروں میں بیٹھے کتاب دیکھ کر تیار فرماویں۔ اور جلد [illegible] بھجوا دیں۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

دورہ انسپکٹر وقف جدید

صوفی خدا بخش صاحب بی اے انسپکٹر وقف جدید کو ۱۵ اکتوبر سے جماعتوں کے دورہ پر بھجوایا جا رہا ہے وہ سانگلہ ہل۔ حافظ آباد۔ وزیر آباد۔ گکھڑ۔ گوجرانوالہ شہر۔ ضلع شیخوپورہ۔ لاہور کے تمام حلقہ جات اور منٹگمری کی تمام جماعتوں کا معائنہ کرنے کے بعد ۱۵/۱۱ کو واپس ربوہ پہنچیں گے جملہ امراء کرام۔ صدر صاحبان۔ و سیکرٹری صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ انسپکٹر صاحب کو پوری پوری آسانیاں بہم پہنچائیں۔ تاکہ سال کے آخری حصہ میں وہ وعدوں کے مطابق احباب سے سو فیصدی وصولیاں کرانے میں کامیاب ہو سکیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال)

آرڈیننس فیکٹریوں میں ضرورت ہے

اسامیاں ٹیکنیکل سپروائزر ٹرینیز ۲۰۔ دو سالہ ٹریننگ بعد انٹرویو۔ دوران ٹریننگ ماہوار وظیفہ ۷۵/- سپروائزر بی یا سی مقرر ہونے پر تنخواہ بالترتیب ۱۰۰-۵-۱۸۰ و ۷۵-۵-۱۵۰ الاؤنس علاوہ۔

شرائط:۔ پاکستانی میٹرک سیکنڈ ڈویژن سائنس۔ تاریخ پیدائش مابین ۲/۴۲ و ۲/۴۴ [illegible] معاہدہ پانچ سالہ ملازمت۔ درخواستیں بمعہ مصدقہ نقول اسناد ۲۹/۱۰ تک بنام ڈپٹی اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف آرڈیننس فیکٹریز واہ (رپورٹ ۱۰/۲)

ناظر تعلیم

تعلیم الاسلام ہائی سکول یونین میں لیکچر

مورخہ ۶ اکتوبر ۱۹۶۰ء بروز جمعرات صبح تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم عبد السلام صاحب اختر ایم اے نے انگریزی میں ایک مختصر مگر جامع لیکچر دیا۔ لیکچر کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا (محمد کریم قمر سیکرٹری یونین)

لوکل گورنمنٹ کلرکوں کی ضرورت

تنخواہ ۶۰-۴-۱۰۰-۵-۱۲۰۔ الاؤنس علاوہ انٹرویو دفتر کارپوریشن کراچی میں۔

شرائط:۔ میٹرک۔ ٹائپ سپیڈ ۳۰۔ عمر ۱۸ تا ۲۵۔ سابقہ تجربہ کو ترجیح۔ درخواستیں ۲۰/۱۰ تک بشمول مصدقہ نقول اسناد بنام سیکرٹری روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن پی بی نمبر ۲۸۰ کراچی (رپورٹ ۹/۱۰) ناظر تعلیم ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) برادرم ڈاکٹر ولی احمد شاہ ابن محترم محمد اقبال شاہ صاحب آف بیرو بل ڈینٹل سرجری کی اعلیٰ تعلیم کے لئے بغرض لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں حصول مقصد میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ناصر احمد خالد)

(۲) میرے دادا جان میاں مولا بخش صاحب آف ننکانہ عرصہ ڈیڑھ سال سے بیمار چلے آ رہے ہیں احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(غلام رسول کلرک نظارت بیت المال ربوہ)

(۳) میرے ناناجان کی طبیعت عرصہ دو ماہ سے خراب ہے۔ درویشان قادیان و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (لطف الرحمٰن خالد کارکن وقف جدید۔ ربوہ)

(۴) میری ہمشیرہ مجیدہ مبشرہ بیگم ملک مجید احمد صاحب مبشر کراچی میں سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (امۃ السلام۔ ربوہ)

(۵) میری اہلیہ ممتاز نفر اللہ جو کہ لاہور لجنہ کی اسسٹنٹ سیکرٹری ہیں عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ کھانسی، زکام اور ضعف کا عارضہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (نفر اللہ۔ لاہور)

۶۔ میرے بڑے بھائی عبد الحی [illegible] بیمار ہیں اور چھوٹے بھائی عزیزم محمد [illegible] صاحب بھی قریباً دو ماہ سے بیمار ہیں۔ لہٰذا تمام احباب و درویشان قادیان سے التجا ہے۔ کہ میرے ہر دو برادران کے لئے دعا کریں۔ نیز میرے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ترقی دے۔

(کلرک محمد یامین بھٹی ایبٹ آباد)

۷۔ بندہ کا لڑکا محمد یونس کا بازو ٹوٹ گیا بازو میں زخم ہو گیا ہے۔ اور اپریشن کے بغیر اب وہ ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ اور بندہ خود عرصہ سے ٹی بی کا مریض ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ صحت بخشے۔ (خاکسار منشی محمد شفیع جموں و کشمیر ہسپتال کیمبلپور)

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

کرتی۔ سب پر خلیفہ کا حکم ہے اور جو یہ بات سمجھ کر بیعت نہیں کرتا۔ وہ درحقیقت بیعت بھی نہیں کرتا۔"

(الفضل ۳ اگست ۱۹۲٦ء صفحہ ۸-۹)

ہم نے وہ فقرے جو اس حوالہ سے "ایشیا" میں درج کئے گئے ہیں زیر خط کر دئیے ہیں۔ اور وہ عبارت جو خلیفہ کی سیاست کی نوعیت ظاہر کرتی ہے جلی کر دی ہے۔

اصل پوری عبارت کو پڑھنے سے قارئین پر عیاں ہو گیا ہو گا کہ "ایشیا" میں جو حوالہ درج کیا گیا ہے وہ اصل عبارت کو کس چابک دستی سے توڑ مروڑ کر بنایا گیا ہے اور جو غلط نتیجہ اس توڑے مروڑے حوالہ سے نکالنے کی کوشش کی گئی ہے وہ اس نتیجہ کے عین الٹ ہے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی فرمودہ عبارت سے نکلتا ہے۔

ہمیں تحریر لکھنے والے سے کچھ نہیں کہنا۔ البتہ مدیر "ایشیا" سے ہم اتنا عرض کرتے ہیں کہ "ایشیا" کے سرنامہ پر جو یہ لکھا ہوتا ہے کہ:۔

"پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کا علمبردار"

کیا علمبرداری اسی طرح حاصل ہوتی ہے کہ جو غلط ساط باتیں جماعت احمدیہ کے خلاف ملے اس کو بغیر تحقیقات اور بغیر اصل حوالہ دیکھنے کی تکلیف اٹھائے شائع کر دیا جائے؟

کیا یہ حدیث نہیں ہے کہ جو شخص اتنی ہی بات جو وہ سنے آگے چلائے، اس کے جھوٹا ہونے پر دال ہے۔ کیا قرآن کریم کی یہ ہدایت نہیں ہے کہ جب کوئی مشکوک آدمی خبر لائے تو اس کی تحقیقات کر لی جائے۔ کیا مدیر "ایشیا" بتا سکتے ہیں کہ وہ اسی قسم کے اسلامی نظام کے نفاذ کے علمبردار ہیں جس میں جھوٹ اور غلط اور توڑے مروڑے حوالوں کی بنا پر دوسروں پر حملے کئے جائیں گے اور پاکستان کے عوام میں بین الفرقی منافرت کا زہر پھیلایا جائے گا۔ اگر "ایشیا" ایسے ہی نظام کے نفاذ کا علمبردار ہے تو ہم اس سے پناہ مانگتے ہیں اور اس سے بچنا چاہتے ہیں۔

آخر میں ہمارا مطالبہ ہے کہ اگر "ایشیا" کے مدیر کے دل میں ایمان کی رمق باقی ہے تو وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی پوری عبارت جو اوپر دی گئی ہے "ایشیا" میں نقل کر کے معذرت کریں۔ اور اگر وہ ایسا کریں تو یہ فرض "انشاء" کے ... کا ہے کہ مدیر "ایشیا" کو مجبور کریں کہ وہ اس کی تلافی کریں اور آئندہ محتاط رہنے کا وعدہ کریں۔

یہ نہ صرف اس لئے نہایت ضروری ہے کہ انہیں ایک دن اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہونا ہے بلکہ اس لئے بھی کہ پاکستان کی سالمیت اور بہبودی کا یہ تقاضا ہے کہ یہاں بین الفرقی منافرت کو غلط بیانیوں سے ابھار کر وطن کی فضا کو گندہ نہ کیا جائے اور ملک کے ارباب نظم و نسق کے لئے خواہ مخواہ دشواریاں پیدا نہ کی جائیں۔

رخصتانہ

خاکسار کی لڑکی صادقہ بیگم کا نکاح مؤرخہ ۲۹/۵ کو عزیزم منور احمد صاحب ابن چوہدری امیر الدین صاحب مرحوم سے ہمراہ حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت پڑھا تھا۔

مؤرخہ ٦/۱۰ کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں امیر جماعت احمدیہ جہلم اور دیگر احباب نے شرکت فرمائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

(برکت علی احمدی چیئرمین سرائے عالمگیر ضلع گجرات)

درخواست دعا

میرا لڑکا احمد خان کافی عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور لمبی عمر عطا کرے۔ آمین۔

(ایوب خان احمدی احمد خان بلڈنگ کراچی ۱)

اکتوبر ۱۹٦۰ء میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت اخبار الفضل ۱۵ اکتوبر ۱۹٦۰ء میں ختم ہو رہی ہے اور حسب سابق ان کو وی پی کئے جا رہے ہیں۔ براہ کرم وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔

درج شدہ تاریخ اصل مدت سے دس دن قبل کی ہے وہ احباب جماعت جن کے ارشاد پر انہیں وی پی نہیں کئے جاتے۔ ان سے درخواست ہے کہ وہ بھی بذریعہ منی آرڈر اپنا چندہ جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ تاکہ اخبار جاری رکھا جا سکے۔

(مینیجر الفضل)

خریداری نمبر	نام خریدار	تاریخ
۲۸۵۲	فضل عمر احمدیہ لائبریری نارووال	۱٦-۱۰-٦۰
۲۹۹۷	ملک عبد الملک صاحب	"
۳۰۱۱	خواجہ محمد یوسف صاحب	"
۳۰۴٦	سید محمد یوسف صاحب	"
۱۰۳۳	چوہدری ناظر حسین صاحب	"
۱۲۲۹	بابو عطاء الرحمن صاحب قریشی	
۹۰۴	چوہدری محمد خان صاحب	"
۳۰٦۲	انوار اللہ صاحب انصاری	"
۳۰۴۷	چوہدری عطاء محمد صاحب	۱۷-۱۰-٦۰
۲۵۱	مبارک احمد صاحب ہاشمی	"
۲٦۱۴	مرزا عبد الحکیم صاحب	"
۱۵۵۵	ڈاکٹر نور الدین صاحب	۱۸-۱۰-٦۰
۲۸۵۸	لیفٹیننٹ کرنل محمود احمد صاحب	۱۹-۱۰-٦۰
۲۰۵۹	اشتیاق احمد صاحب	"
۲۸٦۰	شیخ محمد نصیر صاحب امجد	"
۲۰۳۴	پروفیسر قاضی محمد برکت اللہ صاحب ایم اے	"
۲۲۴۰	میاں محمد عبد اللہ صاحب و محمد امین صاحب	"
۱٦۷	ڈاکٹر سید عبد الوحید صاحب	۲۰-۱۰-٦۰
۲۰٦	غلام محمد صاحب	"
۱٦۲	اخوند حفیظ اللہ و محمد صالح ... صاحبان	"
۱۵۴۸	ملک ظہور الدین صاحب	"
۵۵	کیپٹن حبیب اللہ صاحب	"
۲۴۷	ملک رسول بخش صاحب	"
۲۱۷٦	نذیر احمد صاحب خادم	۲۱-۱۰-٦۰
۲٦۸۸	سارجنٹ عبد المالک صاحب	"
۱۸۹۲	سید غلام احمد صاحب نثار	"
۳۴۰۲	راجہ سردار خان صاحب	"
۷	بیگم صاحبہ محمد عثمان صاحب	"
۱۴۸	ڈاکٹر مولا بخش صاحب	"
۴۳۵	چوہدری فیض احمد صاحب	"
۷۸	فضل محمد صاحب	"
۹۴۰	ڈاکٹر ایس۔ ایم اصغر حسین صاحب	"
۱۳۰۲	سید اعجاز احمد صاحب	
۲۱۲۵	ڈاکٹر عطاء محمد صاحب	۲۲-۱۰-٦۰
۲۸٦۲	رائے محبوب عالم صاحب	"
۲۹٦٦	محمد اسمٰعیل صاحب	"
۳۳۴۷	مبشر احمد صاحب بٹ احمدی	"
۲۲٦۴	چوہدری نبی محمد صاحب	۲۳-۱۰-٦۰
۲۹۴۴	منظور احمد صاحب	"
۲۵۱۰	غلام مصطفیٰ صاحب	"

خریداری نمبر	نام خریدار	تاریخ
۵۹۸	عبد الرزاق صاحب مہتہ	۲۳-۱۰-٦۰
۵۹۷	چوہدری آفتاب احمد صاحب	۲۴-۱۰-٦۰
۱۲۷۲	بشیر احمد صاحب	"
۲۰۴۳	محمد عمر صاحب	"
۲۴٦۹	[illegible]	"
۳۰۰٦	خضر احمد صاحب	۲۵-۱۰-٦۰
۱۸۰	چوہدری فضل حق صاحب	"
۱٦۷۴	فتح محمد صاحب چیمہ	"
۹۳	خانصاحب چوہدری مختار احمد صاحب	۲٦-۱۰-٦۰
۲۹۹	چوہدری محمد جعفر خانصاحب	"
۲۲٦۹	KH-ABDUL-KARIM S.B	"
۲۴۵۹	میجر منظور الحسن صاحب	"
۲۷۲۱	عبد الحکیم صاحب	۲۷-۱۰-٦۰
۲۴٦۸	پیر محمد عالم صاحب	"
۱۹۲۵	نور محمد خانصاحب	"
۱۵٦٦	ڈاکٹر محمد نواز صاحب	۲۸-۱۰-٦۰
۳۳۲٦	اللہ دتہ صاحب	۲۹-۱۰-٦۰
۳۳۲۹	بشیر احمد صاحب	"
۳۳۳۰	محمد عمر صاحب	"
۳۳۲۱	چوہدری مقصود احمد صاحب	"
[illegible]	چوہدری غلام رسول صاحب	"
۲۴۴۷	چوہدری کالا بشیر احمد صاحب نمبردار	"
۱۵٦۷	خورشید احمد صاحب	"
۳۰٦۹	سیٹھ محمد اسمٰعیل آدم صاحب	۳۰-۱۰-٦۰
۲۸۷۴	زبیر خانصاحب ...	"
۳۰۰۹	معلم جماعت احمدیہ لنڈ شادن	"
۳۴۰۲	صوفی محمد صدیق صاحب	"

تلاش گمشدہ

میرا بچہ بشارت احمد جو بہرا اور گونگا ہے۔ ۷ اکتوبر کی شام سے گم ہے۔ حلیہ یہ ہے عمر آٹھ نو سال۔ رنگ گندمی۔ ننگے سر۔ چارخانہ قمیص اور نالے والی نکر پہنے ہوئے ہے ربوہ۔ بوٹ۔ بوتل۔ اور اللہ کے الفاظ لکھ اور پڑھ سکتا ہے۔

احباب جماعت اور بالخصوص شہروں کی جماعتوں کے خدام و اطفال اس کی تلاش میں میری مدد فرمائیں۔ ... اعلان کروا کر ... بستیوں اور بازاروں میں بھی پتہ کرائیں۔ خیال ہے کہ گاڑی کے ذریعے کراچی یا پشاور کی طرف کہیں چلا گیا ہے۔ اگر کہیں ملے تو اسے روک کر فوراً اطلاع دیں۔ ہر قسم کے اخراجات ادا کر دئیے جائیں گے۔ انشاء اللہ

(پتہ:۔ محمد عبد اللہ (برف والے) معرفت خورشید احمد اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل ربوہ)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں اور پتہ خوشخط لکھا کریں!

نیز ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینیجر الفضل)

جاپان کی سوشلسٹ پارٹی کے چیئرمین کو قتل کر دیا گیا

حملہ آور ایک سولہ سالہ طالب علم ہے۔ اس نے اقبال جرم کر لیا

ٹوکیو ۱۲ ر اکتوبر۔ کل عین ایک سولہ سالہ طالب علم نے جاپان کی اپوزیشن سوشلسٹ پارٹی کے چیئرمین مسٹر آسانوما کو قتل کر دیا۔ وزیر اعظم ایکیڈا نے قتل کی اس بہیمانہ واردات پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے سارے واقعہ کی تحقیقات کرانے کے فیصلہ کا اعلان کیا ہے۔ وزیر اعظم نے یقین دلایا ہے کہ وہ تشدد کے استعمال کے سد باب کے لئے ضروری اقدامات کریں گا۔

جاپان کے ایک وزیر و نیشنل پبلک سیکورٹی کمیشن کے چیئرمین مسٹر یاما زاکی نے سوشلسٹ لیڈر کے قتل کی ذمہ داری لیتے ہوئے وزیر اعظم ایکیڈا کو اپنا استعفیٰ پیش کر دیا۔ نیشنل پولیس کے ڈائرکٹر اور ٹوکیو میٹرو پالیٹن پولیس کے ڈائریکٹر بھی اپنے عہدوں سے مستعفی ہو گئے۔

اقبال جرم

سوشلسٹ لیڈر کو قتل کرنے والے سولہ سالہ طالب علم نے کل پولیس کے روبرو اقبال جرم کرتے ہوئے کہا کہ میں نے سوچی سمجھی تدبیر کے مطابق آسانوما کو قتل کیا ہے۔ کیونکہ سوشلسٹ پارٹی "غدارانہ" سرگرمیوں میں مصروف تھی۔ نوجوان قاتل نے کہا "میں جانتا تھا کہ آسانوما آج تقریر کریں گے۔ چنانچہ میں نے انہیں قتل کرنے کا پروگرام بنا رکھا تھا"۔

قاتل جاپان کی سیلف ڈیفنس فورس کے کرنل یاماگوچی کا بیٹا ہے۔

مظاہرہ

سوشلسٹ پارٹی کے قائد کے قتل کے فوراً بعد ٹوکیو میں تیس ہزار طلبہ اور مزدوروں نے زبردست مظاہرہ کیا۔ جس جلسہ میں مسٹر آسانوما قتل کئے گئے . . . . رات میں وزیر مسٹر ایکیڈا بھی موجود تھے۔ منتظمین نے جلسہ کو ختم کرنے سے پہلے ایک قرارداد منظور کی۔ جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ قتل کے واقعہ کی ذمہ داری قبول کرے اور بائیں بازو سے تعلق رکھنے والے انتہا پسندوں کی خفیہ سرگرمیوں کے سد باب کے لئے فوری اقدامات کرے۔

مشرقی پاکستان میں آئسوٹوپ کے مراکز

راولپنڈی ۱۳ ر اکتوبر۔ اقتصادی کمیٹی نے مشرقی پاکستان کے طبی کالجوں کے ہسپتالوں میں ڈیپ ایکس رے تھراپی کے ادارے قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جن کے ساتھ آئسوٹوپ کے مرکز بھی ہوں گے۔ اس سکیم پر عمل درآمد ہونے کے بعد سرطان کے معالجے کے لئے خاص سہولتیں میسر آ جائیں گی۔ آئسوٹوپ کے مرکز تربیتی اداروں اور ریسرچ لیبارٹریوں کا بھی کام دیں گے۔

کمیٹی نے اپنے کل کے اجلاس میں ۲۳ مزید سکیموں کی بھی منظوری دی۔ ان میں سے ایک سکیم گنگا کپتک کے گھاٹ سے تعلق رکھتی ہے۔

کان کنوں کی کم از کم اجرتیں

کراچی ۱۳ ر اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق صدر نے حال ہی میں ایک آرڈیننس نافذ کیا ہے۔ جس کی غرض و غایت یہ ہے کوئلے کی کانوں میں کام کرنے والے کارکنوں کی کم از کم اجرت کی شرح مقرر کر دی جائے۔ جب یہ آرڈیننس کو سرکاری گزٹ میں شائع کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد کوئلے کی کانوں میں کام کرنے والے کسی کارکن کو مقررہ شرح سے کم اجرت نہیں دی جا سکے گی۔ مرکزی حکومت اس آرڈیننس کے تحت اجرتوں کی شرح مقرر کرنے سے قبل اس مشاورتی کمیٹی سے مشورہ کرے گی۔ جو کوئلے کی کانوں کے مزدوروں کی بہبود کے فنڈ سے متعلق قانون مجریہ ۱۹۴۷ء کے تحت قائم کی گئی ہے۔

پشاور کا ہاکی میچ برابر رہا

پشاور ۱۳ ر اکتوبر۔ کل یہاں پاکستان اولمپک ہاکی ٹیم اور پشاور سلیکٹڈ ہاکی الیون کے درمیان ہاکی میچ برابر رہا۔ دونوں ٹیموں نے چار چار گول کئے۔ روم میں تمام اولمپک ٹورنامنٹ کے فائنل میں بھارت کو شکست دینے کے بعد پاکستان کی ہاکی ٹیم ملک کا جو دورہ کر رہی ہے۔ اس سلسلے کے ۴ میچوں میں کل پہلی بار یہ ایک مقامی ٹیم کے خلاف فتح حاصل نہ کر سکی۔

وزیر دفاع ارجنٹائن نے استعفیٰ دیدیا

بیونس آئرس ۱۳ ر اکتوبر۔ ارجنٹائن کے وزیر دفاع نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ بہت سے فوجی افسر حکومت کی پالیسی سے مطمئن نہیں اور وہ کمیونسٹوں اور سابق صدر پیرون کے خلاف سخت اقدام کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

نصرت انڈسٹریل زنانہ سکول ربوہ کا شاندار نتیجہ

نصرت انڈسٹریل زنانہ سکول ربوہ جو ۱۹۵۶ء سے قائم ہے اور ۱۹۵۸ء میں سرکاری طور پر قائمہ منظور ہوا تھا اس سال نو طالبات نے ڈپلومہ کا امتحان دیا تھا الحمدللہ کہ سب کی سب طالبات کامیاب ہو گئیں اور نتیجہ سو فیصدی رہا۔ فریدہ بنت سید سردار حسین شاہ صاحب ۲۲۱/۳۰۰ نمبر لے کر اول رہی ہیں اللہ تعالیٰ ان سب بچیوں کی کامیابی کو سلسلہ کے لئے مبارک کرے۔

میں امید کرتی ہوں کہ احباب جماعت اس سکول کو جسے لجنہ اماء اللہ بڑی محنت سے چلا رہی ہے۔ مالی مدد بھجوا دیں گے۔ اور بچیوں کو اس سکول میں داخل بھی کریں گے۔

تفصیلی نتیجہ حسب ذیل ہے:۔

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
۵۰۳	جمیلہ محمود	۲۱۰	سیکنڈ
۵۰۴	سردار بیگم	۲۰۲	؍؍
۵۰۵	حمیدہ	۲۰۴	؍؍
۵۰۶	فریدہ	۲۲۱	؍؍ (اول)
۵۰۷	قمر الاسلام	۱۸۷	تھرڈ
۵۰۸	رضیہ خانم	۱۸۲	؍؍
۵۰۹	عابدہ شفیقہ	۲۲۰	سیکنڈ
۵۱۱	ناصرہ پروین	۱۸۰	تھرڈ
۵۱۲	طاہرہ	۲۱۴	سیکنڈ

خاکسار
مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو دوست اعلان نکاح یا اعلان ولادت الفضل میں اشاعت کے لئے بھجواتے ہیں وہ ایسے اعلانات اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی وساطت سے بھجوایا کریں ورنہ وہ شائع نہیں ہو سکیں گے۔

(مینیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴